سوال

(219) نذر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پہلے کسی دن یہ نذرمانی تھی کہ اگرمیں چھٹی جماعت سے پاس ہوکر پہلی متوسط کلاس میں چلاگیا توقربانی کروں گا اورمیں دوسری کوشش میں کامیاب ہوا، پہلی دفعہ نہ ہوا۔ کیااب میں قربانی دوں گا یانہیں؟ بات یہی تھی۔ اس پرچارسال گزر گئے اورمیں نے اس نذر کوپورانہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ میں نے توایسی نذر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ب آپ نے نذرکوغیر مشروط رکھا اور پہلے دورمیں کامیاب ہوکرجانے کی نیت نہیں تھی توآپ کواپنی نذرپوری کرنالازم ہے کہ آپ اللہ کی رضا کے لیے قربانی کرکے اسے فقراء میں تقسیم کردیں اوراس میں سے آپ خودآپ کے گھروالے کچھ نہ کھائیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

ان یُطِیعَ اللَّہَ، فَلْیُطِعْہ ۔ وَمَن نَذَرَان یَعْصِیَ اللَّہَ؛ فَلاَ یَعْصِہ))

تعالیٰ کی فرمان برداری کرنے والی نذرمانی اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے اورجس نے اللہ کی نافرمانی والی بات کی نذرمانی، اسے چاہیے کہ وہ اسے پورانہ کرے۔''

اس حدیث کوبخاری نے اپنی صحیح میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکالا۔

اگرآپ نے پہلی کوشش میں کامیابی کی نذرمانی لیکن کامیاب دوسری کوشش میں ہوئے توآپ پرکچھ نہیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بالنِّیَّاتِ، وانَّمَا لکُلِّ امرِیٍٔ مَا نَوَی))

کا انحصار نیتوں پرہے اورہرایک کے لیے وہی کچھ ہے جواس نے نیت کی ہو۔''

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے اوریہ عمربن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

اسی طرح آپ کی وہ نذرہے کہ جب آپ متوسط ثانوی میں کامیاب ہوگئے تواسے پوراکرنا آپ پرحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث کے مطابق لازم ہے۔

لرآپ نے پہلی یادوسری نذریوں مانی تھی کہ اپنے گھروالوں، اقرباء اورہمسایوں کے لیے قربانی کریں گے تواپنی نیت پرعمل کریں۔ جیساکہ ابھی حضرت عمررضی اللہ عنہ والی حدیث کاذکرہوا ہے۔

وچاہیے کہ آئندہ کبھی نذرنہ مانا کریں کیونکہ نذراللہ تعالیٰ کی تقدیرسے کچھ بھی لوٹانہیں سکتی۔ نہ ہی یہ کامیابی کے اسباب میں سے کوئی سبب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نذرماننے سے منع کیا اورفرمایا : ''نذرکوئی بھلائی نہیں لاتی۔ البتہ اس طرح بخیل سے کچھ مال نکل جاتا ہے۔'' جیسے کہ یہ صحیحین میں ابن عمرض

ہم اپنے لیے اورآپ کے لیے ہدایت اورتوفیق کی دعاکرتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن بازرحمہ اللہ

جلداول-صفحہ 205

محدث فتویٰ